کہیں اک شہر ہے

کہیں اک شہر ہے
جو میری آنکھوں میں سما سکتا نہیں
اُس شہر کی گلیاں
ڈھلکتے آنسوؤں سی
جسم و جاں پر جال پھیلائے ہوئے
جانے کدھر کو جا رہی ہیں
اُس کے گھر آنگن
دریچے، در
مری بینائی پر کب کھل سکے ہیں
اُس کے سبزہ زار
اپنے رنگ کب مجھ کو دکھاتے ہیں

کبھی اس کے خس و خاشاک میں
اُڑتی ہوئی سرگوشیاں
گیلی ہوا میں جذب ہو کر
دُور افتادہ زمینوں پر بسیرا کرنے جاتی ہیں
تو مجھ کو دھیان آتا ہے
کہ میری دسترس میں کچھ نہیں ہے!